گرہ لگ جاتی ہے اور کھلے دماغ کے ساتھ حقائق پر غور کرنے کی صلاحیت اُن سے مفقود ہوجاتی ہے" آخر میں ارشاد فرمایا "قرآن میں" اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ " جو فرمایا گیا ہے اُس کا مطلب یہی ہے کہ تقریر دلپذیر و دل نشین اور مخاطبین کے احوال کی رعایت کے پیش نظر ہونی چاہیئے۔"

اب جبکہ جنرل الیکشن قریب آرہا ہے ہر جماعت اور ہر پارٹی نے کسمسانا اور پر پرزے نکالنا شروع کردیا ہے ملک میں اس وقت جو افراتفری، ہنگامہ آرائی، توڑ پھوڑ اور شکست وریخت کا عالم بپا ہے یہ سب اسی الیکشن کی صدائے پیشرفت ہے جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے وہ اس وقت ایک عجیب قسم کے انتشارِ ذہنی میں مبتلا ہیں، کوئی اُردو محاذ قائم کرنے کی سوچ رہا ہے اور کسی کے دماغ پر مسلم محاذ کا کابوس سوار ہے۔ لیکن مسلمانوں کو یہ حقیقت کبھی فراموش نہ کرنی چاہیئے کہ ایک جمہوریت کے ماتحت پارلیمنٹری سیاست میں اقلیت کے لئے فرقہ وارانہ بنیاد پر کام کرنے کا نہ صرف یہ کہ کوئی موقع نہیں ہے بلکہ اُس کے اپنے مفاد کے لئے بھی سخت خطرناک ہے۔ ملک میں جو غیر فرقہ وارانہ سیاسی جماعتیں کام کررہی ہیں مسلمانوں کو اختیار ہے کہ اُن میں سے جو مسلمان جس پارٹی میں شریک ہونا چاہے وہ ہوسکتا اور اُس پارٹی کے امیدوار کو ووٹ دے سکتا ہے۔ اس معاملہ میں یہ کہنا کہ مسلمان بحیثیت ایک فرقہ کے کسی ایک پارٹی کو ہی ووٹ دیں۔ ہمارے نزدیک یہ مسلمانوں کی خودداری اور عزتِ نفس کی سب سے بڑی توہین ہے۔ جس طرح ہندو، سکھ، عیسائی اور دوسرے مذہبی طبقے ووٹ کے معاملہ میں بالکل آزاد ہیں ٹھیک اسی طرح مسلمانوں کو بھی سمجھنا چاہیئے کہ وہ بالکل آزاد ہیں اور اسی آزادی کے ساتھ سیکولر بنیادوں پر مسلمانوں کو اپنے ووٹ کا استعمال کرنا چاہیئے۔

جہاں تک اُردو محاذ کا تعلق ہے تو اس سے کوئی حقیقت پسند انسان انکار نہیں کرسکتا کہ اُردو کے ساتھ انصاف نہیں ہورہا ہے اور ہزار کوششوں اور چیخ وپکار کے باوجود اُس کی مظلومیت اب تک قائم ہے لیکن غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اُردو محاذ بناکر الیکشن کے اکھاڑے میں اُترنے سے اُردو کا مسئلہ حل ہوگا یا اور اُلجھ جائے گا۔ ہمیں یہ کبھی نہ بھولنا چاہیئے کہ اردو کا مسئلہ درحقیقت کوئی لسانی مسئلہ نہیں ہے بلکہ سیاسی ہے، اس غریب پر جو آفت آئی ہے اُس کا اصل سبب دو قومی نظریہ کی بنیاد پر ملک کا تقسیم ہونا اور اُس کے وہ اثرات مابعد ہیں جو کی سمیت کو ہمارے دستور کے سیکولرزم کا تریاق آج تک محو نہیں کرسکا ہے۔ اس بنا پر ضرورت اس بات کی ہے کہ جس راہ سے اُردو پر یہ ادبار آیا ہے اسی راہ سے اُس کی اصلاح کی جائے۔ اور اس کی شکل یہی ہے کہ اس الیکشن میں اُن لوگوں کی زیادہ سے زیادہ مدد کی جائے جنھوں نے سیکولرازم کو ایک عقیدہ کی حیثیت